آنسوؤں سے اپنی باتیں

مصنف
غضنفر

مصنف — غضنفر قاسم پوری
تعداد — ایک ہزار
مطبوعہ — سپر آرٹ پریس
کتابت — عبد الجلیل

ستمبر سنہ ۱۹۶۵ء

قیمت — ۵۰ نئے پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معذرت

برادران ایمانی السلام علیکم ۔

قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کروں میرا فرض ہے کہ اپنوں سے معافی کا طالب ہوں یہ" اپنوں سے اپنی باتیں" ہیں جن میں ممکن ہے کہیں کہیں سہواً تلخی پیدا ہو جائے اور اپنوں کے دل و دماغ پر گرانی پیدا کرے اس لئے باادب معافی کا خواستگار ہوں ۔ جملہ ادب ۔

غضنفر

غضنفر حسین نقوی
کے ۹۳ وحید آباد نیو گولیمار کراچی نمبر ۱۸

نادِ علیاً مظہر العجائب تجدہ عوناً لک فی النوائب
کل ھم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی
المدد المدد المدد

یوں تو دنیا میں ہزاروں خاندان، قبیلے، قومیں آباد ہیں اور روزانہ بنتی بگڑتی رہتی ہیں۔ وجود، اور عدم۔ دوام ہیں دنیا کی ہر قوم، قبیلہ اور خاندان خطہ ملک کچھ نہ کچھ خصوصیتوں کا حامل ہوتا ہے۔ تہذیب و تمدن رسم و رواج، روایات، اصول فروع۔ دین مذہب سبھی کے ہیں ان میں باہمی اختلاف اور ضدیں بھی ہیں۔ اور ہر قوم کا نصب العین بھی ہوتا ہے عمل اور غیر عمل کی بھی عادتیں عام ہیں مگر یکجہتی کمتر ہوتی ہے ہر خاندان، قوم قبیلہ ملت دین مذہب کا نصب العین آپ کو جدا ملے گا۔

یہ دوسری بات ہے کہ سرسری نگاہ میں حقیقت ظاہر نہ ہو لسانی حیثیت سے موافقت ہو۔ لیکن عملی حیثیت سے جدا ہی جدائی ملے گی۔ ان باتوں، حالات، ماحول، واقعات محل کا ظہور، تغیر، تبدل کی وجہ محض انداز فکر ہے اور یہی

انداز فکر بنی آدم کے لئے سبب حیات اور سبب موت ہے اور یہی سبب حالات، ماحول، واقعات محل عدم وجود ترقی اپنی عروج زوال علم، جہل، عدل، ظلم دولت و غربت، عزت و ذلت کا سبب ہے۔ وہ مسئلہ مادیت ہو یا روحانیت دنیا کے ہر عمل کا سبب انداز فکر ہے۔ دین و دنیا نفع نقصان ناکامیابی فتح، شکست بقا۔ فنا حیات ممات فلاح بہبود، بربادی امن، سکون، فتنہ و فساد، جنگ و جدال صلح و آشتی عمل ہی کا نتیجہ یہ سب کچھ ہے۔ جو آج تک ہوتا آیا اور آئندہ ہوتا رہے گا۔

یہ ضرور ہے کہ عالم اسباب میں دو نظام عمل رائج ہیں۔ ایک میں ہم صاحب اختیار ہیں۔ دوسرے میں مجبور۔ جس میں مجبور ہیں اس میں انداز فکر اور عمل کو دخل نہیں ہے۔

اور اگر یہ اغلبت کی جائے تو نتیجہ کی صورت میں عبث ہوگا ہے اس لئے کہ باوجود جد و جہد، کد و کاوش ہمارا علم ناقص ہے اور رہے گا۔ دنیا میں کوئی مثال کسی علم کامل کی نہیں ملتی۔ اس کا دعوی فکر و عمل ہے دوسرا نظام جو ہمارے فکر و عمل کا نتیجہ ہے۔ اس میں عقل جس کی دو قسمیں ہیں۔ اور عقل کا تصرف صرف علم ہے۔ بغیر علم نہیں۔ عقل خبریہ اور عقل شریہ، علم خبریہ اور علم شریہ۔ خیر و شر کا معیار عدل ہے عقل و علم و عدل جب مشترکہ فکر و عمل کریں۔ تو انسانیت زندگی امن و سکون۔ سلامتی، بقاء، راحت، صبر و تحمل، استقلال و جرات ایثار

قربانی، خلق و محبت، عدل و صداقت، مذہب و ملت، دین و ایمان
وجہ وجود، بے نیازی، یقین و توکل اور نہاد آتش، جمادات، حیوانات
پر فضیلت وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر عقل و علم نے عدل سے قطع تعلق کر کے فکر و عمل کریں۔ تو
حیوانیت، بربریت، موذیت، درندگی، فتنہ و فساد، جنگ و جدال
بربادی نقض امن، موت، بے چینی، بزدلی، بد عہدی، فضول خرچی
لہو لعب، بیجا تفریح، وقت کی بربادی، بغض و عناد، حرص و حسد طمع
خود غرضی، حکومت، ثروت، حشمت و دولت، لفاظی و شیخی، کبر و نخوت
کذب و ریا وغیرہ وغیرہ صفات پیدا ہوتے ہیں، اور یہ سلسلہ عقلی علمی
و عملی ہے۔ دنیا کا انکار ہٹ دھرمی بیجا ضد ہے۔ جس کے نتائج ہزارہا
سال سے دنیا کے سامنے آتے رہتے ہیں۔

اور یہ مشاہدہ عالم ہے۔ حقیقت اپنی جگہ ہے۔ مثلاً انبیاء و اوصیاء
علیہ السلام اور ان کے برعکس ان کے زمانہ کی حکومتیں و دولت مند جہلا
ہر دو گروہ کا فکر و عمل ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔ بطور معیار نصب العین
جدا جدا ہیں۔ صفات فکر عمل، فکر معیار، بلندی و پستی، عزت و ذلت
فکر و عمل میں تصادم ہے۔ اور رہا اور رہے گا۔ ہماری تاریخ کی ابتدا
۲۸ صفر ۱۱ھ ہجری سے شروع ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ کچھ اس سے
پہلے سے۔ یعنی ۶۳ سال قبل سے پہلا باب اول ۲۸ صفر کو اختتام پذیر ہوتا
ہے۔ اور ۲۹ صفر ۱۱ھ ہجری سے دوسرا باب تاریخ شروع ہوتا ہے۔

سن ابتدائے ۲۵ صفر ۱۱ ہجری تا ابتدائے ۶۰ ہجری ہمارا فکر عمل تاسی پیروی
دی پاں بر حق منصوص من علیہ رہا۔ اور یہ جس نے ہماری زندگی کے
ہر شعبے فکر و عمل کو سنوار کر راہ فکر و عمل کو ہموار کر دیا ہے ہر طرح
کے نشیب و فراز گرمی سردی دکھلا دی۔ اور اس کے نتائج فکر و عمل
روز روشن کی طرح سامنے آ گئے۔ ۱۱ ہجری کا اول سال اور مصائب
خدا کی پناہ کیا صبر ممکن ہو سکتا تھا۔ ناممکن مگر ہوا کیوں نصب العین
کے لئے ثقل الثانی مجبور ہے یہ صبر تحمل عمل و تدبر ایک ہی سال کے
لئے نہ تھا۔ پورے پچیس سال ۳۵ ہجری تک کیا کچھ نہ ہوا کس کس طرح
جہ وجود صلی اللہ کی ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ کونسا جبر ظلم، مکر و فریب
ذب و افترا، فتنہ و فسا، جنگ و جدل نہاں تھا۔ جو نہ ہوا جہل کو علم
ق کو ناحق کونسا مقام جہل تھا۔ جہاں پر نہ کیا گیا ہو۔ نسلوں کی پرورش
علیم و تربیت غلط فکر و عمل کی دی گئی عقل و علم سے عدل جدا کر کے
بر کو شر سے تبدیل کر دیا گیا مگر آپ باقی رہے اور اپنی دنیا الگ بنائی
ہ دنیا صرف دل و دماغ فکر و عمل کا نتیجہ تھی ہماری خاموش دنیا تھی اللہ
ی پناہ ہمارا فکر و عمل معیار نصب العین کیا کہ کے مٹایا جائے۔ اور ہم اپنی
نکھوں سے دیکھتے رہیں بعد ۳۵ھ صرف فرائض اور تحفظ پر اکتفا کی گئی من ابتدا
۳۵ھ تا ۶۰ ہجری کیا کیا تعلیم و تربیت بذریعہ واقعات جملہ ابن فکر عمل
سے دی گئی اس کے بعد کو ۶۱ ہجری میں وہ سبق فکر و عمل دیا گیا جس نے خیر و
شر کی تفریق کر کے قیامت تک کے لئے مکمل کورس کل شعبہ ہائے زندگی

وت وحیات دین دنیا عزت ذلت علم جہل عدل وظلم سلامتی بربادی
ق وناحق عطا کر دیا۔ اور پھر صرف ہم ہی کو نہیں بلکہ عالم کو سبق مل گیا۔
س کے بعد مسلسل باوجود قید و بند قتل وغارت جیل و تشدد دستہ تنگ
کر وعمل کی تربیت ہوتی رہی اور جوہر علمیہ برابر برسر عمل رہے۔ اکثر
واقع ایسے بھی آئے جس میں ہمارے فکر و عمل کی سخت آزمائش ہوئی
غلطیاں بھی فکر و عمل نے کیں جس سے نقصان ہوا۔ جذبات پر قابو
پاسکے صبر نہ ہوا۔ جذبۂ انتقام اعتدال سے بڑھ گیا بعد ۲۶۰ھ ہجری علماء
نظام نے اپنی جدوجہد سے سر ہتھیلی پر رکھ کے ملت کی بقاء کا سامان فراہم
کیا اور کلی تعلیم بارہ یاں منصوص من اللہ کی حفاظت کی فکر و عمل کا سبق
د دلانے کا سبب بنے۔

قریب سات سو سال مسلسل جد وجہد محض تحفظ بقاء علم کے لئے
تی رہی علم و عمل نے ہر موقع محل پر نزاکت وقت کا مقابلہ کیا اور کامیاب
ونے رہے۔ جزیرہ عرب سے نکلنے کے مواقع پہلے ہوئے اور ہم خدا کی
ین پر پھیلنے لگے۔

اپنے بنیادی اصول و فروع فکر و عمل سے دنیا کو روشناس کراتے
ہے اکثر مقامات ایسے بھی ملے۔ جہاں امن و سکون کی دنیا نباتی ہمارے علم و عمل
د دنیا محتاج تھی۔ جہاں گئے علم و عمل نے ہمارا ساتھ دیا عزت سے بسر
ونے لگی۔ درمیان درمیان اہم سے اہم تر واقعات رونما ہوئے جس
یں بنی امیہ اور بنی عباس کی مسنون پر عمل ہوا اگر ہمارے صبر و تحمل فکر و عمل

یہی فرق نہ آیا ہمت و جرأت نے ساتھ دیا علم و عمل نے آگے بڑھایا یہانتک جنگ و جدل چھوڑ کر بقا پر اکتفا کیا تھا وہ بھی حاصل ہو گیا مگر ہم نے اپنے اصول نہ فکر و عمل کو نہ چھوڑا۔ اقتدار، دولت، ثروت، حکومت سب کچھ اس زمانہ میں ہمارے ذمہ آ گئی۔ اور یہ سب محض علم و عمل کا نتیجہ تھا باوجود اسحالات کے ہمنے اپنی اصلی حالت عقیدہ بنیادی اصول و فروع عمل باقی رکھا اور عقل تجربہ و علم تجربہ سے دور رہے علل کو ساتھ رکھا۔

اب ہم زمین کے ہر خطے پر نظر آنے لگے اور باعزت قابل قدر اور باعمل مگر ہم میں کچھ عیوب بھی پیدا ہو گئے جن کا پیدا ہونا ایسے محل پر لازماً ہوتا ہے انداز فکر عمل ہمارا اپنی جگہ پر رہا۔ اس لئے ذلیل و جاہل نہ بنے یہانتک کہ وہ وقت آ گیا جب مسلم دنیا کا اقتدار عیسائی دنیا کے پاس چلا گیا جنھوں نے میٹھے زہر سے کام لیا اور ہمارے انداز فکر و عمل میں اپنا انداز فکر و عمل شریک کر دیا۔ مگر ہمنے اپنے علم و عمل اصول فروع کی کچھ اس طرح حفاظت کی وہ جو چاہتے تھے وہ پورا ہم صرف ان کی زبانی علم تک رہے جسکے حدود صرف خارجی تھے اور یہ سب ہمارے علماء کی علمی، فکری زندگی کا نتیجہ تھا باوجود ہندو انگریز جابر کے ہماری خصوصیات نصب العین فکر و عمل محفوظ رہا علماء عمل کا ہزار ہزار ملت پر احسان ہے۔ زمانہ نے کروٹ بدلی آسمان و زمین بدلے ہمنے زمین سے آسمان کی سوچی پاکستان عالم سے وجود میں آیا ہماری نئی دنیا ہمارے سامنے آ گئی ہماری کل صفات علمی، عملی، عقلی، فکری، عدلی نے کنارا کشی اختیار کر لی علم و فکر و عمل کو عملی حیثیت سے عیث و بیکار ناقص قرار دے لیا

زمانہ کے ساتھ چلنے لگے جو ہماری بنیادی غلطی ہے اور ہمارے فکر و عمل وجود کے منافی جس نے تمام صفات انسانیہ خلق، محبت، ایثار، قربانی فکر و عمل کے عیوض بیحیائی، طمع اور ہوس، لہو لعب، تفریح، بغیر عمل، شہرت، نمائش علم کا جہل عقل کی بربادی فضول خرچی، حیوانیت آخر درجہ پر پیدا کر دی ہمارا معاشرہ سادگی و صداقت سے خالی ہو گیا عصمت و حیا کا سوال باقی نہ رہا۔ اپنی کل ذمہ داری کل عورتوں پر ڈال کر ہم مدعا خاصل ہو گئے۔ امور داخلی و خارجی کی تفریق نہ رہ گئی مگر اچھا خاصہ د ہو گیا کوئی اصول فکر عمل ہمارا نہ رہا ملت میں بے اعتمادی لاپرواہی، خود غرضی، عیش پرستی، بے عملی کاہل جبریت انگریزیت ہیبہ اکردی گئی صورت، جبریت، معاشرت فکر عمل سب انگریزی ہو گیا صرف نام حسین ہم کو ابتک بحیثیت شیعہ اثنا عشری کے زندہ کیے ہوئے ہے وہ بھی صرف زبانی عمل کی دنیا کو سول دور ہے ہمارے علماء بھی ہمارے شریک ہمکار ہو گئے اور زمانہ کے قلم نوا صورت تو علماء کی باقی رہی مگر فکر و عمل سے خالی ملت سے لاپرواہ نزاکت وقت موقع محل کا خیال نہ کیا خاموشی بھی اختیار ہونہ کی بلکہ اپنے فرائض سے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس وقت حالات ملت ماحول، عمل، معاشرہ، عقیدہ اس منزل پر پہونچ چکا ہے جسکے آگے عملاً دہریت عسائیت اور ملت کی موت ہے۔ جس کو اہل فکر و عمل سنجیدہ حضرات اچھے کہیں بہتر جانتے ہیں۔ ملت کے تمامی محب اہل فکر عمل سے مستدعی ہوں کہ از بہر امام مظلوم علیہ السلام اصلاح تنظیم ملت کے لئے دنیا عملی بنائیں اور ہر فرد ملت اپنی بقاء ملی کے لئے میدان عمل میں آجائے اور اپنے اوپر منزل واجبات شرعیہ کے

واجب قرار دے لے کہ

باسمہ سبحانہ حجت علیہ السلام کل ملی مرکزیت قائم کریں

فکر و عمل جعفریہ پاکستان

(۱) تمام ملت کے اہل فکر باہمی متحد و ہم خیال ہو کر ۔ اتحاد و تنظیم ملت تعلیم ملت، اصلاح ملت، تحفظ حقوق، اقتصادیات ملت کے لئے ایک ملی مرکزیت کو وجود میں لائیں جس میں پانچ مذہبی مجتہد اور نو جملہ علوم کے کاملین ہوں۔

(الف) معیار کارکنان علمی و صفاتی و عملی رکھا جائے جو صفاتاً بے نیاز ہوں۔

(ب) بے عمل تفریق پسند شہرت نمائش پسند۔ پارٹی بند یا بوس مغلوب الغضب یورپینی انداز فکر و عمل مرکزیت سے ملت کو علیحدہ رکھا جائے۔

(۲) تحت مرکزیت پانچ ملی انتظامیہ بنائی جائیں ہر انتظامیہ تحتی کے بارہ بارہ کارکن ممبر ہوں جس میں دو مولوی صاحبان کا ہونا لازمی ہو بقیہ دس دس ممبران حسب معیار علمی و عملی و صفاتی متعلقہ انتظامیہ ہوں۔

(۳) کل ملت سے بغرض تکمیل و تعمیر و تعلیم بنیادی دستور اصلاحی و تعمیری ملت عطیہ و چندہ بخوشی و رغبت حاصل کیا جائے۔

(الف) بغرض خالص تعلیم ملی اور تعلیم زمانہ ابتداء تا انتہا کے لئے ہر بالغ ملت سالانہ دو یوم کی آمدنی باخلوص محبت عطا کرے۔

(ب) بغرض تعمیر عمارت ابتدائی اسکول تا یونیورسٹی ملی بقدر ضرورت

کل ملت کا جنت بنا دیگی۔ صرف تین سال تک ہر بالغ نابالغ ایک روپیہ سالانہ عطا کرے۔

(ج) بغرض اخراجات عمل مرکزیت وانتظامیہ آٹھ پیسے رائج الوقت ہر بالغ ذکور واناث ماہانہ دیتے رہیں۔

(۴) ملی شنزکہ کل پاکستان خالص تجارتی بنیادی اصول پر تجارت کیجائے۔ جس کا ایک حصہ دس روپیہ کا رکھا جائے ایک فرد واحد کو پانچسو حصوں سے زائد حق خریداری حصہ نہ دیا جائے کل فرد ملی بالغ نابالغ عورت مرد، بچہ، بوڑھے کو حصے دار لازمی اور ضروری بنایا جائے۔

(الف) کل ملت کو کامل اطمینان دلاکر زائد سے زائد حصہ خریداری کی ترغیب دیجائے اور کم سے کم ۵ حصہ خریدنا ہر ملی واجب قرار دے لے۔

(ب) دس دس بیس بیس پچاس پچاس سو سو افراد ملی کی جدا جدا کمپنیاں بنائی جائیں جو اندرون ملک ضرورت ملک کی تجارت کریں۔

(ج) ہر فرد ملی کو تجارتی صنعتی زراعتی بنایا جائے ہر ممکن کوشش ترغیب اسباب فراہم کئے جائیں امداد کیجائے۔ تاکہ بیکاری کا بہر واہی جہل مفلسی، کاہلی، فضول خرچی دور کیجائے باکاری جد وجہد علم کا شوق ملی پیدا کیا جائے۔

(۵) تجارتی سرمایہ کی باہمی ضمانت دیجائے قانون رائج الوقت کے تحت کل تجارت رجسٹرڈ کرائی جائے ہر قسم کی صنعت وتجارت رائج کیجائیں۔

(۶) تحت مرکزیت ملت۔ انتظامیہ اتحاد وتنظیم ملت۔ انتظامیہ اقتصادیات ملت بنائی جائیں جو با خلوص وصداقت سائنٹو ہمدردی کامل شعبہ متعلقہ کے کارکن ہی

(الف) ذہنیت فکر و عمل علم معاشرہ کو باقی رکھتے ہوئے خارجی و داخلی علوم حاصل کئے جائیں ملک و حکومت سے تعاون کیا جائے۔

(۷) مرکزیت اور انتظامیہ متحدہ ملکہ و منشور۔ اغراض و مقاصد ملت و ضوابط عمل مرتب کریں اور کل ملی احکام جملہ تحتی شاخوں کو دیں اور عمل کرائیں نگرانی کریں۔

(۸) انتخاب انتظامیہ بر بنائے علم و عمل صفات السابقہ بذریعہ قرعہ اندازی کیا جائے۔

(الف) جملہ تحتی شاخوں میں تعداد ارکان پانچ سے زیادہ نہ مقرر کئے جائیں۔

(۹) پریس، اخبار، ملی بقاء ضرورت ملت انفرادی یا اجتماعی وجود میں لائی جائیں جو اس وقت ہیں انکی ہر ممکن امداد کیجائے۔

(۱۰) کل پاکستان کی بتقدر ضلع تحصیل، پرگنہ، علاقہ، خطہ، شہر، محلہ، دیہات کی ملکی مردم شماری مفصل و مشرح کیجائے جسمیں غلطی کا امکان نہ ہو۔

(۱۱) تحت مرکزیت جملہ انتظامیہ ملی کی ہر جگہ شاخ جہاں پانچ عملی آباد ہیں قائم کی جائے اور شہر محلہ دیہات بھی ۵، ۲، ۵ عملی کو متحد کرے۔ ایک ایک شاخ قائم کر دی جائے جو جملہ امور ملی کو انجام دے۔

(۱۲) کل ملت کے بالغ افراد عمومی ممبر بنائے جائیں۔

(الف) تمام ملت بالغ مرد عورت سے حلف شرعی لیا جائے کہ حسب حکم خدا و عمل رسول کریم والا اطہار جہانتک ممکن ہو گا عمل کرینگے اور کوشش عمل جاری رکھیں گے کہ کل عمل کر سکیں۔

(ب) تمام ملت سے شرعی حلف لیا جائے کہ مطابق اغراض و مقاصد مرکز ملی

با خلوص بلا اختلاف عمل کرینگے اور چندہ عطیہ وقت پر ادا کرینگے

(ج) مرکزیت اور انتظامیہ کے خلاف کوئی تخریبی عمل نہ کرینگے ہر طرح سے امن سکون سے رہیں گے۔

(۱۳) زکوٰۃ فطرہ کھال قربانی صدقہ العیال ثواب کی رقمیں تنخواہ مرکزیت کو دیتے رہیں اور مرکزیت یتیم بیوہ مجبور بیکس مسافر کا معقول انتظام کرے۔

(۱۴) موجودہ سیاست سے علیحدہ رہے ملکی قانون کا احترام کرے۔

(الف) کل رقم بذریعہ رسید وصول کیجائے جو حبیب بنک میں رہے۔

(ب) قانونی حیثیت سے مرکزیت ملی کو رجسٹرڈ کرایا جائے

آبادی ملت تخمینی	۱ کروڑ	عطیہ ملت بغرض تعمیر	۱ کروڑ
عطیہ ملت بغرض تعلیم	۵ کروڑ	آمدنی چندہ ماہانہ	۳۰ لاکھ
مذہبی واجبات	۵۰ لاکھ	کل ممبران ۲ کروڑ اسی لاکھ سالانہ	

تاریخ ادائیگی تعلیم و تعمیر ۳۱ دسمبر ۳۰ جون دیگر مطابق شوال ذوالحجہ محرم ماہانہ

انتظامیہ اتحاد تنظیم ملت

(۱۵) اولاً کل ملک کے اہل محب صفات التشابہ اتم درجہ خوف اللہ و حق العباد عملاً ادا کرنے والے صادق عادل متحمل خلیق بورژوا انداز فکر و معاشرت سے بیزار بارہ افراد سے انتظامیہ اتحاد ملت کی تشکیل کیجائے۔

(۱۶) جو تمام کی ملت جعفریہ کو متحد و منظم کرے اور حقیقی تعلیمات

ضرورت کے ساتھ مردم شماری کرے۔

(الف) تمامی افراد کو باکار بنائے کل ملک میں زیادہ سے زیادہ پچیس خاندان کم سے کم پانچ خاندانوں کے تحت مرکزیت ملی امور متعلقہ کی شاخیں قائم کرے اور کار متعلقہ انجام دلوائے۔

(۱۷) تمام ملک کے ادارہ ملی انجمن سوسائٹی پارٹیاں جماعتوں کو باہم متحد کرنے کے لئے تحت مرکزیت لائے انداز فکر و عمل کو تبدیل کرائے انگریزی کے مضر اثرات اور ملت کے موجودہ فکر و عمل کے نقصانات کو کل ملت کے ذہن نشین کرائے۔

(الف) ملت میں احسن طریقہ سے اتحاد تنظیم کا کام کرے ملت کو شکایت کا موقع نہ دے حسن اخلاق، صبر و تحمل، ایثار و قربانی، عمل محبت سے کام لے غصہ باہمی نہ پیدا ہونے دے۔

(ب) ہر بالغ فرد ملت مذکور وانات سے حلف شرعی ملی ہوئے۔ وہ اتحاد تنظیم اصلاح معاشرت پابندی اصول و فروع دین اغراض و مقاصد ملت کا عملاً باخلوص عمل کریگے اور عطیہ چندہ وغیرہ

(۱۸) ایام عزائیہ محرم لغایتہ ۸ ربیع الاول خصوصیت سے جملہ امور ملت کا کام کیا جائے ہر فرد ملی زیادہ سے زیادہ اپنا وقت فلسفہ حکیمانہ قرآن حکیم عمل رسول کریم و آئمہ اطہار علیہ السلام کے عمل وحدانیت کی تبلیغ خرچ کرے اور ملی نیوے وبنائے۔

(الف) دیگر ایام میں کم سے کم ایک گھنٹہ روزانہ کار ملی کے لئے واجب گزارے

(ب) تمام ذاکرین امام مظلوم علیہ السلام سلسلۂ حسین علیہ السلام میں فکر و عمل امام مظلوم اور ان کے تابعین کے درس کے لئے اور اغراض و مقاصد ملت و اصلاح و تبدیل فکر و عمل کے لئے ایک حصہ مجلس کو لازمی قرار دے لیں۔ انگریزیت کی دہریت و حیوانیت سے ملت کو بچانے کی انتھک کوشش کریں حکیمانہ پیغام ملت کو دیں ایثار قربانی خلق محبت عدل وحدت افت عملی ملت میں پیدا کرے۔

(ج) فرد ملی ہر وقت فرصت باہمی روزانہ یکجا ہوا کریں اور باہمی آپس میں صلاح معاشرت فکر و عمل کی کوشش کیا کریں۔ انگریزیت سے پیدا شدہ حیوانیت بیہودگی، فضول خرچی، لامذہبی اس کا تدارک کرتے رہیں۔ تمام مناقشات باہمی کو بھول جائیں۔ ہمدردی، رواداری، اخلاق پر عمل کریں۔

(۱۹) تمام ملت کو صنعت، تجارت، زراعت کے لئے آمادہ کیا جائے اور اس کے اسباب فراہم کئے جائیں۔ جو جس کام کا اہل ہو اسے اسی کام کی ترغیب دے کر عمل کرایا جائے۔

(۲۰) ذریعہ معاش مستقل کی طرف عام ملت کا رجحان کرائے اور پاس پڑوس مقامی حضرات سے ہر طرح با حسن اخلاق پیش آئیں اور موجودہ سیاست سے علیحدہ رہیں

(الف) ہر طرح کے فتنہ و فساد، جوڑ توڑ سیاست جھگڑا فساد سے ملت کو علیحدہ رکھا جائے گا

(ب) تمام ملت کا رو بجائی مستقل اصلاح معاشرت کار ملی کی طرف کر دیا جائے

انتظامیہ تعلیم ملت

(۲۱) ذود فہم متجسس صادق علم دوست موجودہ تعلیم کی گمراہیوں سے واقف علمی

حقیقت و اہمیت سے آگاہ بشمول صفات انسانیہ و عملیہ و فکریہ بارہ افراد سے انتظامیہ تعلیم بنائی جائے۔ جو بعد غور و فکر بشمول مرکزیت و دیگر انتظامیہ ملی علم و دین دنیا جدید و قدیم ضرورت موجودہ و آئندہ ذرائع، اسباب، لائحہ عمل، انداز فکر معیار معین و مقرر کر کے کورس طریقہ تعلیم جس میں عمل انسانیت، مادیت اور روحانیت کے لئے کافی ہو مرتب کرے۔

(۲۲) کل ملک کی ملت جعفریہ کو با حسن اخلاق اس امر پر آمادہ کرے کہ بقائے ملت و انسانیت کے لئے باخلوص صداقت و محبت اپنے اخراجات میں تعلیم ملت کو بھی شریک کر کے واجب قرار دے لیں اور بغرض تکمیل و تعلیم کے لئے مالی قربانی دے کر باعزت زندگی گذاریں۔

(۲۳) ماہ جون اور ماہ دسمبر میں صرف ایک یوم کی آمدنی ملت کے مستقبل پر قربان کرتے رہیں۔

(الف) جس سے ملت جہالت احساس کمتری، دہریت، حیوانیت اخلاقی جرائم غیر کی محتاجی سے محفوظ ہو جائے اور خود دار انسان با عمل فکر انسانیہ کا حامل بن جائے انگریز، انگریزی، انگریزیت کی مجیب تاریکی سے ہر ممکن جد و جہد سے ملت کو بچایا جائے۔

(ب) تمامی موجودہ ذرائع اسباب غیر کے سہاروں سے بے نیاز ہو کر تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

(ج) ملت کے جملہ تعلیم یافتہ حضرات فلسفہ آسائش جسم سے کنارہ کش ہو کر تعلیم ملت کیلئے اپنے کو وقف کر دیں اور سادی زندگی گذار کر نمونہ بنیں۔

(۲۴) بغرض تعمیر ایپر، پرائمری، مڈل، ہائی اسکول، کالج، یونیورسٹی صرف بالغ بھائی تک کل ملت سے بالغ نابالغ سے ایک روپیہ عطیہ حاصل کریں۔

(الف) حق زکوٰۃ، فطرہ، کھال قربانی مرکزیت ملت کو دیا جائے جس سے حسب احکام شریعت تعمیر اصلاح پرورش تعداد ملت پر خرچ کیا جائے۔

(۲۵) دو یونیورسٹیاں بارہ کالج ۳۶ ہائی اسکول ۲۷ مڈل اسکول ۱۱۴۴ پرائمری اسکول بلا بابی امداد حکومت تعمیر کئے جائیں جسمیں حکومتی کورس طریقہ تعلیم نہ رکھا جائے اپنا کورس اپنا طریقہ تعلیم رکھا جائے۔

(الف) مڈل اسکول سے یونیورسٹی تک بورڈنگ رکھے جائیں اور کل اخراجات بشمول خورد و نوش لباس طالب علم برداشت کیا جائے تربیت معاشرت سادی سپاہیانہ کل طالب علموں کو دیجائے آسائش و آرائش جسم طور طریقہ موجودہ کو کلیتاً ختم کیا جائے

(ب) باصورت کمی اخراجات طالب علموں سے بقدر برداشت و آسانی خورد نوش لباس کا $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{4}$ و $\frac{3}{4}$ جو طالب علم جس قابل ہو لیا جائے۔

(ج) تمامی طالب علموں کیلئے بورڈنگ میں رہنا لازم قرار دیا جائے اور تعلیم بارہ گھنٹے دیجائے تعطیل جمعہ کو دیجائے اور طالب علم صرف محرم، عید، بقرعید شب برات شبوں میں مکان جاویں بقیہ کل ایام تعلیم حاصل کریں وجہ تخلیق غرض النساقی اوصاف ذکور کی معاشرتی ذمہ داری کار زندگی کی تفریق، عملی المحانہ الجبار احکام خدا کے حکیمانہ فلسفہ صفات النسانیہ اور صفات حیوانیہ دشیطانیہ فضیلت اولاد آدم استحقاق حکومت الٰہی

اور سمجھائی جائے۔

(د) مجلہ طالب علموں کا لباس خورونوش تعلیم وتربیت یکساں سادی رکھی جائے۔

(ہ) فیس جرمانہ وغیرہ طالب علموں سے نہ لیا جائے اور دیگر فنون کے لئے دروازہ کھلا رکھا جائے ان سے اخراجات فیس تعلیم خورونوش لباس اور فیس تی جاب کورس سب کا یکساں رکھا جائے۔

(و) دو گھنٹے روزانہ عملی صوت، تجارت، زراعت کی تعلیم دیجائے اور تندرستی کے لئے ورزش کرائی جائے انتظامی، دفاعی تعلیم تربیت عملی دیجائے۔

(ز) ایمپرائمری کے طالب علم گھروں میں رہیں اور کتابیں فیس لیجائے فیس درجہ الف چار آنہ ب آٹھ آنہ ایک بارہ آنہ ۲ ایک روپیہ ۳ بجر نہ سکے لیجائے۔ کاپیاں دو نیق جاریں استعمال کیجائیں اس سے قبل سلیٹ تختی سے کام لیا جائے مڈل اسکول تک تعلیم فرض کیجائے اسکے بعد جیسی گنجائش ہو۔

(ح) زاید از پانچسو ماہانہ آمدنی والے طالب علموں سے کل خرچ خورونوش کیا جائے۔

(الف) غذا سادی بغیر مصنوعی گوشت گائے، انڈا، مرغی، تباسیتی گوبھی الوارہی وغیرہ نہ دیجائے سبزی ترکاری، مچھلی، گوشت بکری گھی تیل وغیرہ دیا جائے لوہ باجرہ جوار جو، چنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ کالج اور یونیورسٹی کے طالب علموں کو شہد دودھ زعفران ضرور دیا جائے۔

(ب) یورپین تعلیم طریقہ، غذا کھیل رسم وغیرہ رائج نہ رکھا جائے سہر چند اچھی ہو

(ج) طالب علم کو جفاکشی محنتی، ہمارہ دہ، رواداری، فراخدلی خلیق، کفایت شعار

عادل، صادق، شجاع، اصول و فروع دین کا عملی عادی بنایا جائے، موجودہ انداز فکر انگریزیہ، انگریزی، انگریزیت اور ستاریخ صفات سے دور رکھا جائے

(د) ذمہ داری ذاتی، خانگی، ملی، قومی، ملکی خرچ کا طریقہ بتلایا جائے۔

(۲۷) تمامی شعبہ علم موجودہ و گذشتہ و آئندہ کی مکمل عملی تعلیم دیجائے طالب علم کسی نہ کسی یا دو شعبہ علم میں کمال ضرور حاصل کرے۔

(الف) طالب علم کو پانچ فیصلہ سے زاید ایک شعبہ علم کی تعلیم نہ دیجائے۔ جملہ شعبہ ہائے علم کی طالب علموں میں تخریج کیجائے۔

(ب) جو طالب علم جس شعبہ علم کی طرف رغبت ہو اسی کی اس کو تکمیل کرائی جائے

(ج) انگریزی، فرانسیسی، لاطینی، چینی، ہندی، جاپانی، روسی، عربی، فارسی اور اُردو کی بھی تخریج کر دیجائے۔ باستثنائے عربی، فارسی، اُردو بقیہ زبانیں دس فیصد سے زائد تعلیم نہ دی جائیں۔

(د) شعبہ علوم اور زبانوں کی تخریج بعد مڈل، نویں درجہ سے کیجائے مڈل تک صرف عربی، فارسی، اُردو پڑھائی جائے اور یہ لازمی ہوں۔

(۲۸) سائنس موجودہ کی دو فیصد شعبہ وار سے زائد تعلیم نہ دیجائے ہر منہ شعبوں کی تکمیل کرائی جائے۔ اور دیگر علوم قدیم ہتھیار، معمار، ملی، جوتش پامسٹری، طب، علم الحاداد، علم الجفر، نقشیات، عملیات، روحانیت فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ، ڈرائنگ وغیرہ کی دو فیصد، بی اے سے ایک ایک یا دو دو شعبوں میں درجہ کمال پیدا کرایا جائے۔

(الف) مذہبی دینی تعلیم بقدر ضرورت کل طالب علموں کو لازماً دیجائے اور واعظ

مولوی مجتہد ذاکر بنائے جائیں

(ب) نہج البلاغہ اور صحیفہ کاملہ کورس میں داخل کیجائے۔

(ج) معیار تعلیم ۱۹۰۱ء یوپی سے کسی طرح کم نہ رکھا جائے طالب علم بطریق موجودہ تعلیم یافتہ جاہل نہ بنایا جائے بذریعہ تعلیم موجود انداز فکر و عمل بدلا جائے۔

(۲۹) بعمر پانچسال لڑکے چار سال لڑکیوں کی ابتدائی پرائمری علمی میں مشترکہ تعلیم شروع کرادی جائے۔

(الف) درجہ پانچ سے لڑکیوں کا بورڈنگ اسکول علیحدہ کر دیئے جائیں۔ اور لڑکیاں کل داخل بورڈنگ کرنی جائیں۔ چودہ سال کی عمر تک اسکولوں میں تعلیم جاری رہے اس کے بعد کتب با محرم سے تعلیم معاون و تعمیر النسانیت مکان میں حاصل کریں۔ اور امتحانی پرائیویٹ دیں۔ لڑکے بھی درجے پانچ سے بورڈنگ میں داخل کرلئے جائیں۔

(ب) کورس لڑکیوں کا زبان عربی فارسی اردو، حساب فقہ طب بقدر ضرورت، ڈرائنگ، صنعت، مذہبیات، امور خانہ داری تربیت پرورش اولاد، اشاعت شیعہ اخلاق رواداری، النسانیت کفایت شعاری، تعمیر النسانیت و خانگی صداقت، سادگی، پردہ حیا وغیرہ رکھا جائے۔

(ج) لڑکوں کے لئے مڈل تک عربی فارسی اردو، صنعت، تجارت اور زراعت حساب، مذہبیات، پیمائش، ڈرائنگ، اسلام و مسلم تاریخ

کفایت شعاری، امور خانہ داری، مرد اور عورت کی ذمہ داری، طریقۂ خرچ قصہ روزمرہ قرآن فکر و عمل آئمہ اطہار علیہ السلام۔

(۳۰) موجودہ طریقۂ تعلیم اور کورس لڑکے لڑکیوں کو نہ پڑھایا جائے جدید مرتبہ کورس من ابتداء تا یونیورسٹی رائج کیا جائے جس کو ملی افراد مرتب کریں۔

(الف) ہر دو جنس کو ذمہ داری اور طرز زندگی، خانگی و خارجی پڑھائی اور سکھلائی جائیں

(ب) عورتوں کو بے حیائی، خارجی ذمہ داری، ملازمت موجودہ معاشرت مردوں پر کمان کرنا۔ بازاروں میں حسن کی نمائش فضول خرچی کے نقصانات بتلائے جائیں، اور دور رکھا جائے۔ جو مردوں نے اپنے خود نفس کے لئے رائج کر دیا ہے اور ان کی بربادی کا سبب بنے ہیں مٹایا جائے سیاست اخبار بینی، ملازمت سینما وغیرہ سے بالکل ہی علیحدہ رکھی جائیں۔

(۳۱) کل کورس جملہ اہل ممبران متحد ہو کر ترتیب دیں جس میں فکر و عمل ائمہ اطہار عمل رسول کریم احکام قرآن و قصص الانبیاء علیہ السلام طریقۂ تجارت، زراعت، معاشرت و تمامی ضروریات زندگی، تعمیر المنافع رضائے الٰہی کا ہو۔

(الف) یورپ سے وہ تعلیم لی جائے جس کی دور حاضرہ میں ضرورت ہے مگر ان تعلیمات و معاشرت سے علیحدہ رکھا جائے جو اسراف بیجا

بد عہدی، مکر و فریب، جھوٹ، بے حیائی، بے وفائی، حسن کی نمائش، آسائش، آرائش جسم، لہو لعب، حیوانیت، درندگی جو یورپ تعلیم کے خاص امتیازی عمل ہیں نہ لئے جائیں۔

(ب) کورس کو تربیت میں خاص الخاص خیال رکھا جائے قرآن و سنت رسول کے حکیمانہ اصول سے نہ ہٹ جائے اور موجودہ طالب علموں کی طرح دہریت اور عیسائیت کے شکار نہ ہو جائیں بجائے علم کے جہل حاصل کریں۔

(ج) چودہ سو سال کی تعلیم و تربیت رائیگاں نہ ہو جائے تعلیم دین اور دنیا دونوں کے لئے کافی ہو۔ صفاتاً، عملاً، قولاً، فکراً، صورتاً کل طالب علم مسلم شیعہ اثنا عشری رہیں۔

(د) حکومتی و ملکی کورس طریقہ تعلیم سے علیحدہ ہو کر بے نیاز ہو جائیں۔

(۳۲) انتظامیہ بس، کاغذ کا پلانٹ، طباعت و اشاعت خود کریں۔

(الف) کل سرمایہ تعلیم جدید بنک میں رہے۔

(ب) تجارت ملی میں تعلیم کا حصہ بھی رکھا جائے۔

(ج) انتخاب شعبہ تعلیم میں طالب علم کے رجحان، عادات، اطوار، ذہنیت اہلیت ماحول، آبائی روایات و صفات کے تحت تکمیل تعلیم کرائی جائے۔

(د) تمام ضرورت زندگی کے کل کام طالب علم اپنا خود کرے اور انتظامیہ صحت کے لئے معقول انتظام کرے اور انتظامیہ تحفظ ملت کے ذریعہ حکومت سے جملہ امور متعلقہ تعلیم حاصل کرے۔ قانونی و عملی مراحل طے کرے۔

(ہ) بنیادی تعلیم فکر و عمل ملی طالب علم ممالک خارجی و حکومتی، ملکی میں کمی تعلیم کو پورا کرے۔ اور اخراجات مرکز ملت برداشت کرے

(و) شعبہ تعلیم و دیگر محکمہ حکومتی بتین افراد ملت اپنے فکر و عمل کو عام کریں

اسلامیہ اصلاح ملت

(۳۳) مصلح مجتنی بالارادہ افراد سے انتظامیہ اصلاح ملت بنائی جائے جو کل ملت میں اصلاحی فکر و عمل پیدا کرے۔ اور جملہ کمزوریوں کا تدارک و اصلاح کرے۔

(۳۴) حسب قدر انگریزیت تر ۱۹۴۷ء سے انداز فکر و عمل اور معاشرہ ملت میں تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کی اصلاح کر کے تبدیلیاں کی جائیں اور قبل ۱۹۴۵ء لایا جائے۔ یقین وجود اللہ و یوم الحساب کا ملت میں مستحکم کیا جائے

(ب) ملت سے بے حیائی اور بے ناستی اور بدھیت و دہریت، علیحائی معاشرت، حیوانیت، خود غرضی، طمع، حسد، حرص، آسائش آرائش جسم مٹائی جائے۔

(ج) ملت میں اصول دینی، فروع دین و حکم خدا و عمل رسول سیرت ائمہ اطہار علیہ السلام کی عملی پابندی کی ترغیب دی جائے۔

(۳۵) کل ملت کا لباس تہذیب معاشرہ مقرر کیا جائے جو یورپی نہ ہو انتہائی سادہ کم خرچ بالا نشین ہو۔ اس کا ہر فرد مفلس و دولت مند

آسانی سے عمل کر سکے۔

(الف) ہر فرد ملت اپنے موجودہ فکر و عمل پر غور و فکر کے نظر ثانی کرے جس قدر معاشرے میں اسراف بے جا، بلا ضرورت محض نمائش نامی زمانہ اخراجات ہو رہے ہیں بند کرے۔

(ب) حیوانیت، اخلاق بازاری وسعت ضرورت زندگی کو انسانی حدود میں لائے۔

(۳۵) ہر فرد ملت آمد، خرچ حسب علمی شریعت رسول کا پابند بنے اور حساب مکمل رکھے اس پر غور و فکر کرتا رہے جس میں آمد سے زیادہ خرچ نہ ہو سکے۔

(الف) ہر فرد ملت کو باکار بنایا جائے۔ محتاجی، بیکاری، کاہلی خلاف شریعت آمد و خرچ گناہ کبیرہ سمجھے اور اللہ سے ڈرے کم سے کم آمدنی کا ۱/۴ فیصدی حصہ پس انداز کرے۔

(ب) اپنے انداز فکر اور عمل موجودہ کو مطابق فکر و عمل، اخلاق ملت زمانہ قبل وجود پاکستان کے لائیں موجودہ فکر و عمل حیوانی شیطانی کا معقول تدارک کریں۔

(ج) چھوٹی چھوٹی کتابیں اخلاق، معاشرت، دینداری ذکور و اناث اور موجودہ کی تعلیم و تربیت، ماحول، رجحان، فکر و عمل پر اہل علم طبع کرا کے ملت میں تقسیم کریں۔ جس سے معاشرے کی اصلاح ہو۔

انتظامیہ تحفظ ملت

۳۶) بارہ افراد اہل سے انتظامیہ تحفظ ملت بنائی جائے جو کل ملت کے لئے بقاء تحفظ ذرائع معاش، آزادی دین ومذہب حقوق شہری کا انتظام کرے۔

الف ملت کو حکومت سے حقوق سیاسی وشہری بقدر آبادی کل شعبۂ زندگی میں دلوانے کا انتظام کرے معین و مقرر کرائے۔

۳۷ مرکزی ملت کے قواعد وضوابط اغراض ومقاصد کی حسب قانون پر رجسٹری کرائے۔

۳۸ تعلیم جداگانہ اور تجارت اجتماعی کی بھی حسب قانون رجسٹری کرائے۔

۳۹ جملہ امور ملی کے لئے جو مرکز بت ملت باہمی بشمول کل انتظامیہ طے کردے۔ حکومت سے منظوری حاصل کرے اور جہاں تک ہو صرف ملت کے لئے قانونی صورت دلوائے۔ معقول پیہم امن جد وجہد کرے۔

۴۰ بغرض تحفظ دین مذہب اور اعزاداری امام مظلوم علیہ السلام کے لئے حکومت سے صاف ستھرا غیر مبہم مطابق فیصلے جات حکومت انگلشیہ متنازکہ عہد قانونی حق حاصل کرے قانون

بنوائے۔ اور قانونی کارروائی کرے۔

الف قانون کا احترام کرے اور ملت کو بازاری سیاست سے علیحدہ رکھے۔

ب ملت کو اتحاد، تنظیم، تعلیم اصلاح معاشرہ اجتماعی تجارت مرکزیت سے ہر طرح تعاون کے لئے آمادہ کرے۔

ج موجودہ انگریزیت کے نتائج سے ملت کو آگاہ کرے نقصانات مضر اثرات بتلائے اور سمجھائے نفرت دلاکر اخلاق معاشرہ ملت درست کرے۔

د بذریعہ تقریر، تحریر۔ ملت کے فکر و عمل کی اصلاح کا حل کی جائے۔

ر ازدواجی مسائل کو باہمی متحد ہوکر یکسو کیا جائے۔ موجودہ بحران اور یورپ نا سی ملت سے ہٹائی جائے حسب حکم خدا پارہ اٹھارہ سورت نور عمل کیا جائے۔

ز ازدواج کو بغرض معاشرہ خانگی قرار دیا جائے روزی کمانا معیوب سمجھا جائے۔

انتظامیہ اقتصادیات ملت

الف ملت سے اہل تجربہ کار موزوں بارہ افراد سے انتظامیہ اقتصادیات ملت وجود میں لائی جائے۔ جو ملت سے مفلسی۔ بیکاری، کاہلی

آرام طلبی کو دور کرے۔

الف کل ملت کے بالغ نابالغ کو حصے دار بنا کر تحت مرکز بہ طریق امداد باہمی مشترکہ تجارت ملی کا نظام رائج کرے۔

ب جس کا ایک حصہ دس روپیہ کا رکھا جائے اور پانچ سو حصوں سے زائد فرد واحد کو خریداری کا حق نہ دے۔

اب ہر فرد ملت بالغ نابالغ عورت مرد، بچہ، بوڑھے کو حصہ دار ضرور بالضرور بنائے۔

ج ہر ممکن جد و جہد کوشش سے کل ملت کو حصہ دار بنائے۔ اندر سال پانچ حصہ لازماً خرید کرے۔ رقم قسط وار مہینہ وار وصول کرے جس میں زیادہ سے زیادہ ملت کے غریب مفلس حصہ خرید کریں۔

ب کل رقم تجارتی مشترکہ سے کارخانے فولاد۔ بحری جہاز۔ فضائی جہاز۔ دیگر مشنری۔ اور ان کی کل ملک کی خریداری۔ دھلائی کتائی۔ اور خالص و مشمول سوت کپڑے کے مل کھولے جائیں۔ جس میں کل ملک مشرق و مغرب کے ملی شریک دار ہوں۔

الف مستطیع افراد کو ہر ممکن طریقے سے صنعتی، تجارتی، زراعتی، بنا دے۔ مستورات کل گی کل صحت کی طرف رغبت کریں طرح طرح کی نئی نئی صنعتیں قائم کی جائیں اور ہر گھر ملی صنعتی بنا دیا جائے

کل ضرورت ملکی کے لئے مال تیار کریں

۴۴ علاوہ اجتماعی تجارت ملی کے چھوٹی چھوٹی منظم ملی کمپنیاں بنائی جائیں اور رجسٹرڈ کرائی جائیں۔ جس میں دس، بیس، پچاس سو افراد مل کر بنائیں۔ ہر طرح کے کارخانے کھولیں۔ نئی نئی صنعتیں ایجاد کریں کل ملک کی ضروری تجارت کریں غیر ملکی بھی تجارت کریں۔ اجتماعی و انفرادی تجارت کو فروغ دیں۔

۴۵ جہاں تک ممکن ہو ملت کے جملہ امور میں اس طرح سے عمل کیا جائے جس میں قانوناً حکومت کو حق مداخلت نہ ہو اور ملت قدم قدم پر حکومت کی محتاج نہ رہے دیگر حضرات مقامی کو کسی قسم سے موقع شکایت نہ ہو بذریعہ اتفاق و اخلاق ہر طرح سے سد باب کیا جائے۔

۴۶ باستثنائے قلیل پیشوں جن سے ضمیر میں گندگی پیدا ہو بقیہ کل پیشے ملت کرے۔ ملازمت، تجارت، صنعت، زراعت، مقامی سفری کرے کسی حال میں بیکار نہ رہے۔

۴۷ تجارت صنعت، معاشرت، ملازمت میں عدالت اور صداقت سے کام لیا جائے جس میں اعتبار قائم ہو کر فروغ ہو کم سے کم نفع پر تجارت کی جائے۔ جس میں زیادہ نفع حاصل ہو ملک کی موجودہ نفع خوری سے ملت کو علیحدہ رکھا جائے۔

۴۸ کسی فرد ملی کو بیکار نہ رہنے دیا جائے ہر ممکن کوشش سے بکار کیا

جائے اور حکومت سے زمین خرید کر موضع محل سے آباد کاری کی جائے تجارتی صنعتی اور زراعتی افراد کو دیگر مقامات جہاں ضرورت اور رزق منتقل کا انتظام ہو سکے منتقل کیا جائے۔

الف ہر ممکن کوشش سے افراد ملت جو متفرق ہیں ان کو یکجا یکسو کیا جائے۔

ب ہر فرد ملت اصلاح تعلیم تجارت۔ تحفظ و اغراض مقاصد ملت کا باہمی تذکرہ کرتے رہیں اور کل ملت کو بذریعہ تحریر آگاہ کریں۔

تمام شد

الملتمس غضنفر

نوٹ :۔ درد مندان ملت سے مستدعی ہوں کہ اپنی باتوں کو جہانتک ممکن ہو بذریعہ اشاعت حساس، اہل دل مفکران حضرات تک پہونچا کر عملی جد و جہد شروع کریں۔ والسلام